سید عطاء المنعم رحمہ اللہ

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے سب سے بڑے فرزند سید عطاء المنعم بھی پچھلے دنوں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ وہ کئی ماہ سے صاحب فراش تھے۔ بڑھاپے کے ساتھ ساتھ کئی دوسرے عوارض نے انہیں گھیر رکھا تھا کہ وقت موعود آن پہنچا۔

کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں۔ مرحوم عالم باعمل تھے، تقویٰ، طہارت، تدین اور اکل حلال میں اپنے والد محترم کے صحیح جانشین بھی تھے۔ مجلس احرار کے ساتھ وابستگی کے ساتھ ساتھ تمام عمر اخلاص کے ساتھ تبلیغ دین میں کوشاں رہے۔ جھوٹے مدعیٔ نبوت کا تعاقب ان کی زندگی کا مشن تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا کرے۔ ادارۂ "التجوید" اس دعاء کے ساتھ ساتھ ملکی پریس اور اخبارات پر افسوس کناں ہے کہ کسی کو مرحوم کے بارے میں چند سطور لکھنا تو کجا خبر تک شائع کرنے کی بھی توفیق نہ ملی۔

(ماہنامہ التجوید فیصل آباد، دسمبر ۱۹۹۵ء)

*

ڈاکٹر رشید احمد جالندھری

ایک چراغ اور بجھا

مولانا سید عطاء المنعم بخاری (جو سید ابوذر بخاری کے نام سے معروف ہیں) ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۵ء کی شام ۱۲ بجے ملتان میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا ایک جید عالم تھے اور شعر و ادب کا عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ سید صاحب نے حفظ قرآن کے بعد درس نظامی کی تکمیل مدرسہ خیر المدارس ملتان میں کی۔ وہ کچھ عرصہ خیر المدارس میں پڑھاتے بھی رہے اور اپنے استاد مولانا خیر محمد سے جو اپنے وقت کے ممتاز عالم اور عارف باللہ تھے، روحانی تربیت بھی حاصل کرتے رہے۔ درس و تدریس کے بعد انہوں نے قلم و قرطاس کی صحبت اختیار کی، سہ روزہ اخبار "مزدور" اور سہ ماہی "مستقبل" جاری کیا۔ ان پرچوں کے ناموں ہی سے ان کے ذہنی رجحانات کا پتہ چلتا ہے۔ جاگیرداری اور سرمایہ پرستی کو احرار ذہن نے کبھی قبول نہیں کیا۔ رسالہ "الاحرار" بھی ان کی ادارت میں شائع ہوتا رہا۔ ہر چند وہ فن خطابت میں اپنے مرحوم والد کے ہمسر نہیں تھے، لیکن غیرت و حمیت اور فقر و استغناء میں اپنے والد کے صحیح جانشین تھے۔ انہیں شدت سے اس بات کا احساس تھا کہ ان کی رگوں میں ایک درویش خدامست، صاحب جنوں اور مجاہد باپ کا خون دوڑ رہا ہے، اس احساس نے ان کی معنوی شخصیت کے خدوخال سنوارنے میں بڑی مدد دی اور زندگی کے کسی موڑ پر بھی انہوں نے "فقیہ مصلحت بین" کا روپ اختیار نہیں کیا۔ یہ

ٹھیک ہے کہ وہ فن خطابت میں اپنے والد کے ہمسر نہیں تھے، لیکن علم و ادب میں وہ یقیناً اپنے والد سے آگے تھے۔ جہاں تک فن خطابت کا تعلق ہے، تو یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ اس میدان میں خود مرحوم سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنا کوئی حریف نہیں دیکھا۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ برصغیر کی جدید تاریخ نے اردو زبان میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری جیسا آتش نفس اور جادو بیان خطیب پیدا نہیں کیا، مرحوم مولانا محمد علی جوہر، شاہ جی کو پنجاب کا جادو گر کہا کرتے تھے۔ بلاشبہ برصغیر کے مسلم معاشرے نے اردو کے بڑے بڑے نامور مقرر پیدا کئے، ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر محمد اشرف، حفظ الرحمان سیوہاروی، نواب بہادر یار جنگ، مولانا شبیر احمد عثمانی، قاری محمد طیب، سرشاہ سلیمان، جیسے لوگوں کے نام آج بھی زمانہ کے کان میں گونج رہے ہیں، ان میں سے اکثر کو دیکھنے اور سننے کا خاکسار کو شرف بھی حاصل ہے، لیکن عوامی سطح پر عطاء اللہ شاہ جیسا وجیہ، خوب صورت چہرہ اور جادو بیاں زبان، جس سے موسم بہار میں گل ولالہ کے پھول جھڑتے اور دل پر محن کا دھواں اٹھتا، راقم نے نہیں دیکھی۔ فرصت میں ہم شاہ صاحب پر تفصیل سے لکھیں گے۔

ان سے خاکسار کا تعلق بہت پرانا ہے، ہم دونوں شرح جامی، کنز الدقائق اور اصول الشاشی کے دروس میں اکٹھے تھے، ایسے ہی ہم دونوں مرحوم مولانا خیر محمد کے، اور مولانا محمد عبید اللہ کے شاگرد تھے۔ قیام پاکستان کے بعد ملتان یا لاہور میں ان سے ملنا رہتا۔ ہمیں دکھ ہے کہ وقت نے انہیں جس علم و فضل سے نوازا تھا، اس علم و فضل سے استفادہ کے لئے وقت نے انہیں سازگار ماحول فراہم نہیں کیا۔ پرچہ پریس میں جا رہا تھا کہ شاہ صاحب کے سفر آخرت کی خبر ملی، اس لئے جلدی میں ان پر تفصیل سے نہیں لکھا جا سکا۔ ہم خدا سے دعا گو ہیں کہ وہ سید صاحب مرحوم کے اہل و عیال کو صبر و تحمل سے نوازے۔

(المعارف لاہور ص ۲۳ دسمبر ۱۹۹۵ء)

گستاخ رسول۔ اور۔ گستاخ صحابہ۔ کی سزا۔

نبیؐ۔ علیہ السلام کی ترجمانی۔ علیؓ رضی اللہ عنہ کی۔ زبانی

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

عَنْ عَلِيٍّ۔ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَبَّ الْأَنْبِيَاءَ؟ قُتِلَ۔! وَ مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي؟ جُلِدَ!

رَوَاهُ الطَّبَرَانِي ــ اَلصَّوَاعِقُ الْمُحْرِقَةُ لِلشَّيْخِ ابْنِ حَجَرِ الْهَيْتَمِيِّ الْمَكِّيِّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

ص: ۳، طبع مصر

جو شخص أنبیاء علیہم السلام کو بُرا کہے؟ اُس کو قتل کر دیا جائے! اور جو شخص میرے صحابہ کو گالی بکے۔؟ اُس کی دُرّوں سے پٹائی کی جائے۔!